مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ہم تین بھائیوں نے اپنی محنت سے کمائے ہوئے پیسے سے کاروبار کیا، اس کاروبار سے آنے والی مشترکہ آمدنی سے ہم تینوں بھائیوں نے چار کنال کا مشترکہ گھر خریدا، والد صاحب کی ضد کی وجہ سے ہم نے کاغذات میں گھر والد مرحوم کے نام کر دیا۔ پھر وفات سے پہلے والد مرحوم نے گھر تینوں بیٹوں میں برابر نشاندھی کروا کر تقسیم کر دیا کہ ان کی کمائی تھی، ان ہی کو واپس کر رہا ہوں، بیٹوں نے والد مرحوم کو مکان ہبہ وغیرہ نہیں کیا کہ والد مرحوم اس کے مالک بنتے، اب بہنوں کا یہ کہنا کہ ہمیں والد مرحوم کے گھر سے حصہ نہیں دیا، جبکہ والد مرحوم نے 25000 روپے ترکہ میں چھوڑے، جو سب ورثاء کی اجازت سے مسجد میں دے دیئے تھے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے کہ بہنوں کا مطالبہ کرنا کیسا ہے؟

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/09
التاریخ: 12/9/23
الجامعۃ الاشرفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان سائل کے مطابق "کاروبار میں سارا پیسہ اور محنت بھائیوں کی تھی پھر اسی سے گھر خرید کر والد صاحب کے نام لگوا دیا اور والد نے اپنی زندگی میں یہ کہہ کر بیٹوں میں تقسیم کر دیا کہ ان کی کمائی تھی ان کو دے رہا ہوں، والد صاحب نے وفات کے وقت 25000 روپے چھوڑے جو سب ورثاء کی رضامندی سے مسجد کو دے دیئے"

لہذا صورت مسئولہ میں والد کی وفات کے بعد بہنوں کا یہ مطالبہ کرنا کہ والد کے گھر سے میراث کا حصہ نہیں ملا تو ہمیں اس سے حصہ دیا جائے، شرعا درست نہیں ہے، کیونکہ سائل کے بیان کے مطابق سارے کا سارا کاروبار بھائیوں نے اپنے پیسوں سے کیا اور اسی سے گھر خریدا پھر والد صاحب نے اپنی وفات سے قبل بیٹوں میں تقسیم کر دیا اس لیے شرعی لحاظ سے بیٹیوں کا گھر میں اپنے حصے کا دعویٰ کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الجامعۃ الاشرفیہ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۵/صفر المظفر/۱۴۴۵ھ

2023/09/12ء

الجواب صحیح
[signature]
۲۵/۰۲/۱۴۴۵ھ
۱۲/۰۹/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح
[signature]